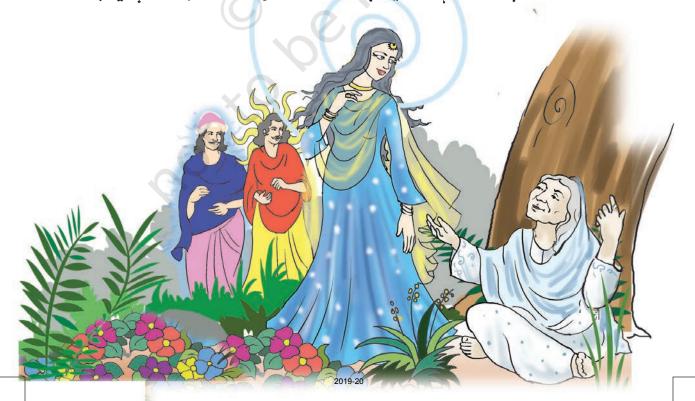


4814CH02

ایک مزے دار کہانی

ایک بُوهیا جنگل بیابان میں جہاں نہ آ دم نہ آ دم زاد، ایک بڑے درخت کے پنچینیٹی تھی۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ انھیں دنوں جاڑا، گرمی اور برسات کہتی میں اچھی۔ انھیں دنوں جاڑا، گرمی اور برسات کہتی میں اچھی۔ آخر بیصلاح ہوئی کہ چلو، چل کرکسی آ دم زاد سے پوچھیں۔ان کا جو إدهر گزر ہوا تینوں نے کہا:''لوبھی وہ سامنے ایک بُوهیا بیٹھی ہے چلواس سے پوچھیں۔''

سب سے پہلے میاں جاڑے آئے۔ گوری گوری رنگت، کِلّے ایسے جیسے انار کا دانہ۔ سفید کمبی ڈاڑھی، موٹا سا روئی کا دگلہ پہنے، خوب اوڑھے لیٹے آئے۔ ان کا آنا تھا کہ بڑی بی کو تھرتھری چھوٹ گئے۔ میاں جاڑے نے آکر کہا: '' جیتے رہو، بال بچ خوش رہیں، مگر بیٹا ذرا دھوپ چھوڑ کر کھڑے رہو۔ مجھے تو تمھارے آنے سے کیکی لگ رہی ہے۔'' خیر میاں جاڑے ذرا ہٹ کر کھڑے ہوئے اور کہا: '' بڑی بی ایک بات



یوچھوں؟''بڑی بی نے کہا:'' ہاں بیٹا ضرور یوچھو۔''میاں جاڑے نے کہا:''بڑی بی جاڑا کیسا؟''

بڑی بی نے کہا: '' بیٹا! جاڑے کا کیا کہنا۔ سُجان اللہ! مہاوٹ برس رہی ہے۔ دالانوں کے پردے بڑے ہیں۔ انگیٹھیاں سلگ رہی ہیں، لحافوں میں د بکے پڑے ہیں۔ چائے بن رہی ہے۔ خود پی رہے ہیں، دوسروں کو بلا رہے ہیں، دوسروں کو بلا رہے ہیں۔ جاتھ ہوئی اور چنے والا آیا، گرم گرم چنے لیے۔ طرح طرح کے میوے آ رہے ہیں۔ سب مزے لے لے کرکھا رہے ہیں۔ طوہ سوہن بن رہا ہے۔ باجرے کا ملیدہ بن رہا ہے۔ رس کی کھیر یک رہی ہے۔ ادھر کھایا اُدھر ہمضم ۔خون چیو وال بڑھ رہا ہے۔ چرے سُرخ ہورہے ہیں۔ بیٹا جاڑا، جاڑے کا کیا کہنا، سُجان اللہ!''

میاں جاڑے تھے کہ اپنی تعریفیں سُن کر پھولے نہ ساتے تھے۔ جب بڑی بی چپکی ہوئیں تو میاں جاڑے نے کہا:'' بڑی بی، خداتم کو زندہ رکھے،تم نے میرا دل خوش کر دیا۔ بیاوایک ہزار اشر فی کی تھیلی۔خرچ ہو جائے تو اگلے جاڑے میں مجھ سے اور آکر لے جانا۔''

میاں جاڑے ہے اور گرمی مٹکتی ہوئی سامنے آئیں۔روش آئکھیں، لمبی کالی چوٹی، گلے میں موتیوں کا کنھا، ہاتھوں میں مولسری کی لڑیاں جس میں کرن تکی ہوئی۔ ہرے ڈورے کی پیازی اوڑھنی۔غرض بڑے ٹھتے سے آئیں اور آتے ہی کہا:

"نانی جان سلام!"

'' میں یہ یو چھنے آئی ہوں کہ نانی جان گرمی کیسی؟''

بڑی بی نے کہا: ''بیٹا گرمی، گرمی کا کیا کہنا۔ سُجان اللہ! دن کا وقت ہے۔ خس خانوں میں پڑے ہیں۔ پیکھے جارہے ہیں۔ بیلے جارہے ہیں۔ شام کو جھلے جارہے ہیں۔ بیلی جیلی تیلی کلڑیاں ہیں۔ شام کو اُٹھے، نہائے دھوئے، سفید کپڑے بہنے، مُس کاعطر ملاصحن میں چھڑکاؤ ہوگیا ہے۔ گھڑونچیوں پرکورے کورے مشکلے رکھے ہیں۔ رات ہوئی کوٹھوں پر بینگ بچھ گئے۔ بیٹا! گرمی کا کیا کہنا۔ سُجان اللہ!''

بی گرمی کا یہ حال تھا کہ تعریفیں سنتی جاتی تھیں اور نہال ہوتی جاتی تھیں۔ جب بڑی بی تعریف کرتے کرتے

تھک کر چپ ہو گئیں تو بی گرمی نے چپکے سے نکال کرایک ہزار اشر فی کی تھیلی ان کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ: '' نانی جان! خداتمھارا بھلا کرے۔ تم نے آج میری لاج رکھ لی۔ میں ہرسال آیا کرتی ہوں۔ جب آؤں جو لینا ہو مجھ سے بے کھٹکے لے لیا تیجیے۔ بھلا آپ جیسے جانے والے مجھے ملتے کہاں ہیں۔''

بی گرمی ذرا ہٹی تھیں کہ برسات خانم چھم کھی کرتی پہنچیں۔ سانولائمکین چپرہ، چبکدار روش آئکھیں، بھورے بال۔ اُن میں سے پانی کی بار پک بار پک بوندیں اِس طرح طیک رہی تھیں جیسے موتی۔ ہاتھوں میں دھانی چوڑیاں۔ غرض ان کے آتے ہی برکھا رُت چھا گئی۔ انھول نے بڑھ کر کہا:'' امّال جان سلام!''بڑی بی نے کہا:'' بیٹی! جیتی رہو۔ ہونہ ہوتم بی گرمی کی بہن برسات خانم ہو؟'' بی برسات نے کہا:'' جی ہاں! میں بھی بوچھنے آئی ہوں کہ میں کیسی ہوں؟''

بڑی نی نے کہا: '' نی برسات تمھارا کیا کہنا! تم نہ ہوتو لوگ جئیں ہی کیسے؟ مینہہ چھم چھم برس رہا ہے۔ باغوں میں تھم گڑے ہیں۔ جھو لے بڑے ہیں۔ عورتیں ہیں کہ ہاتھوں میں مہندی رچی ہے۔ سُرخ سُرخ جوڑے، دھانی چوڑیاں پہنے جھو ل رہی ہیں۔ کچھ جھو ل رہی ہیں، کچھ جھول رہی ہیں۔ ملہار گائے جا رہے ہیں۔ اؤ دی اؤ دی گھٹا کیں آئی ہوئی ہیں۔ برسات! بھئی برسات کا کیا کہنا۔ شبحان اللہ!

بی برسات نے بھی ایک ہزار کی تھیلی بڑی بی کی نذر کی اور رخصت ہوئیں۔ شام ہو چلی تھی۔ بڑی بی تھیلیاں سمیٹ ساٹ خوثی خوثی گھر آ گئیں۔ گھر میں بہارآ گئی۔

پڑوس میں ہی ایک اور بڑھیا رہتی تھی۔اُس نے بڑی بی کے گھر جویہ چہل پہل دیکھی تو اس سے نہ رہا گیا۔

پوچھا:''بدرو پیم کہاں سے لائیں؟''بڑی بی نے کہا:'' مجھ کو بدرو پیہ جاڑے، گرمی اور برسات نے دیا ہے۔''

پڑوس بڑھیا آفت کی پڑیا تھی۔ایک دن گھر والوں سے لڑ جھکڑ کر جنگل میں جا بیٹھی۔خدا کا کرنا تھا کہ جاڑا،
گرمی، برسات اُسی دن پھر ملے۔ایک نے دوسرے سے یوچھا:'' کہو بھئی، بڑھیا نے کیا تصفیہ کیا؟'' جاڑے نے

ا یک مزے دار کہانی

کہا:'' بھٹی وہ بڑھیا غضب کی تھی۔ بینہیں بتایا کہ نتیوں میں کون اچھا ہے۔سب ہی کی تعریفیں کر کے مفت میں تین ہزار اشرفیاں مارلیں۔'' غرض نتیوں جلے بھئے آگے بڑھے۔ دیکھا کہ ایک بڑھیا بیٹھی رو رہی ہے۔ پہلے میاں جاڑے پہنچے۔ان کا آنا تھا کہ بڑھیا سردی سے تفر تھرکا نپنے گئی۔



جاڑے نے کہا: ''بڑی بی سلام! مزاج تو اچھا ہے۔ بڑھیا بولی: '' چل بڑھے! پرے ہٹ۔ بڑی بی ہوگ تیری ماں۔ اب جاتا ہے یانہیں۔' میاں جاڑے نے کہا: ''بڑی بی، میں جاڑا ہوں۔ پی بتانا میں کیسا ہوں؟'
بڑی بی نے کہا: '' اس بڑھا ہے میں بھی آپ اپنی تعریف چاہتے ہیں؟ لواپنی تعریف سُنو! آپ آئے اس کو فالح ہوا، اُس کولقوہ ہوا۔ ہاتھ پاؤں پھٹے جا رہے ہیں۔ ناک سُڑ سُرٹ بہدرہی ہے۔ دانت ہیں کہ کڑ کڑ نئے رہے ہیں۔ کیٹر نے رہے جیس کے اُس کو بھونے بین کے لئے کہا اور ہوا سر سے گھسی ۔ بچھونے برف ہورہے ہیں۔ تو بہتو بہ!

آگ کی بھی تو گرمی جاتی رہتی ہے۔ لیجیے اپنی تعریف سُنی یا کچھاور سُنا وَں؟''

جاڑا جلا ہوا تو پہلے سے ہی تھا۔ اب جو بڑھیا کی جلی کٹی با تیں سُنیں تو جل کر کوئلہ ہو گیا۔ اپنی ٹھوڑی پکڑ کر ڈاڑھی کی جو ہوا دی تو بڑھیا کولقوہ ہو گیا۔ چلتے چلتے دو تین ٹھوکریں رسید کیں۔ ذرا فاصلے پر بی گرمی اور برسات کھڑی تھیں ان سے کہا:''لو جاؤ! بڑھیا سے اپنا تصفیہ کرا لاؤ، ہم تو ہار گئے۔''

بی گرمی خوشی خوشی بڑھیا کے پاس آئیں اور کہا: '' نانی امّاں! میں ہوں گرمی ہم سے یہ پوچھنے آئی ہوں کہ گرمی کیسی؟''

یہ سُننا تھا کہ بڑھیا کے تو آگ ہی لگ گئی۔ گرمی ہگرمی کا کیا کہنا۔ سِحان اللہ! واہ واہ!! پسینہ بہہ رہا ہے۔
کیڑوں سے ہؤ آ رہی ہے۔ ضبح کو کیڑے بدلے شام تک چکٹ ہو گئے۔ کھانا کھایا، کسی طرح ہضم نہیں ہوتا۔ سینے پر
رکھا ہوا ہے۔ ضبح ہوئی اور لؤ چلنی شروع ہوئی۔ اِس کو لؤ لگی، اُس کو لؤ لگی۔ اس کو ہیضہ ہوا۔ مُنہ جھلسا جاتا ہے۔
ہونٹوں پر پرٹری جمی ہوئی ہے۔ پانی پیلتے پیلتے جی بیزار ہو جاتا ہے۔ تمھاری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ چل دور
ہومیرے سامنے سے نہیں تو ایس لے نقط سناؤں گی کہ تمام عمر یا در کھے گی۔'

بی گرمی تو آگ بگوله ہو گئیں۔ کہا: '' تھم بڑھیا تجھے اس بدزبانی کا مزہ چکھاتی ہوں۔ مجھے تو کیا سمجھتی ہے۔'' یہ کہہ کر جو پھونک ماری تو ایسا معلوم ہوا کہ لؤ لگ گئے۔ بڑھیا تو ہائے گرمی ، ہائے گرمی کرتی رہی۔ بی گرمی پیٹھ پر ایک دوہ تھڑ مارچلتی بنیں۔

جب ان کوبھی روکھی صورت بنائے آتے دیکھا تو بی برسات دل میں بہت خوش ہوئیں اور سمجھیں کہ چلو میں نے پالا مارلیا۔ بڑی مٹکتی مٹکاتی بڑھیا کے پاس گئیں اور کہا:'' میں برسات ہوں۔اچھا بتاؤ تو برسات کیسی؟''

بڑھیانے کہا:'' برسات سے خدا بچائے۔ بجلی چمک رہی ہے۔ بادل گرج رہے ہیں۔ کلیجہ ہلا جاتا ہے۔ دھا دھم کی آ وازیں آ رہی ہیں۔ ذرا پاؤں باہر رکھا اور چھینٹے سرسے اوپر ہو گئے۔ ذرا تیز چلے اور جو تیاں کیچڑ میں پھنس کررہ گئیں۔ رات کو مچھر ہیں کہ ستائے جارہے ہیں۔ نہ رات کو نیند، نہ دن کو چین اور پھراس پر بھی بیسوال کہ نانی ایک مزے دار کہانی

جان میں کیسی ہوں۔ نانی جان سے تعریف سُن لی؟ اب تو دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اے ہے! یہ بے موسم کی گرمی کیسی؟ خدا خیر کرے۔'' بڑھیا یہ کہہ رہی تھی کہ بی برسات کی نگاہ بجلی بن کر گری اور بڑی بی کے پاؤں کو چاٹتی ہوئی نکل گئی اور بی برسات بڑھیا کوئنگڑا کر، مُنہ برتھوک کررخصت ہوئیں۔

بات میہ ہے کہ اللہ شکر خورے کوشکر ہی دیتا ہے۔ جولوگ خوش مزاج ہوتے ہیں وہ ہر حال میں خوش رہتے ہیں اور موئے رونی صورت تو ہمیشہ جو تیاں کھاتے ہیں۔

(مرزا فرحت الله بیگ)

معنی یادشیجیے

بيابان : جنگل

آدم نه آدم زاد : جهال کسی انسان یا جاندار کا نام ونشان نه هو

صلاح : مشوره، رائے

کِلّے : درخت کی وہ کونیل جو کلی کی طرح پھوٹتی ہے

دگله : رونی دارلباده، سردی کا ایک لباس

سجان الله : پاک ذات ہے اللہ کی شکر گزاری کے اظہار کے لیے کہا جاتا ہے

مہاوٹ : جاڑے کی بارش

ملیدہ : (مالیدہ) نمک، گڑیا شکر اور روٹی کوخوب مل کر تیار کی جانے والی ایک غذا

کنشا : پیولوں کا ہار،موٹے موتیوں کی مالا

خس : ایک فتم کی گھاس

گھڑو نچی : گھڑے رکھنے کا اسٹینڈ جو بالعموم ککڑی کا ہوتا ہے

نهال هونا (محاوره) : بهت خوش هونا، سرشار هونا

آفت کی پڑیا : بہت زیادہ تیز، چالاک

ا پِيٰ زبان

لاج رکھنا (محاورہ) : شرم رکھنا،عزت آبرو کا خیال رکھنا

ملهارگانا (محاوره) : برسات کے موسم کا گیت

نذر كرنا : پيش كرنا، جيينــ وينا

تصفير : فيصله

فالج : ایک ایس بیاری جس میں جسم کا کوئی ھتے ہے جس ہوجاتا ہے

آگلنا (محاوره) : بهت زیاده غصه هونا

لقوہ : ایک ایسی بیاری جس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے

آگ بگوله بونا (محاوره) : بهت غصه میں بونا

كليجه د ملنا (محاوره) : بهت زياده خوف كھانا

سوچیے اور بتایئے۔

- جاڑا، گرمی اور برسات کا آپس میں جھگڑا کیوں ہوا؟
- 2. جھگڑے کوختم کرنے کے لیے انھوں نے کیا کیا؟
 - 3. جاڑے کی کن خوبیوں کو بڑی بی نے بیان کیا؟
 - 4. گرمی کے بارے میں بڑی بی کا کیا خیال تھا؟
 - 5. مصنف نے برسات کا کیا مُلیہ بتایا؟
 - 6. برسی بی کونذر میں تھیلیاں کیوں ملیں؟
- 7. بڑی بی کے گھر میں چہل پہل سے پڑوس پر کیا اثر ہوا؟
 - 8. بدزبان برهیاجاڑے کے ساتھ کس طرح پیش آئی؟
 - 9. برسات کی کونسی باتوں کو بڑھیانے ناپسند کیا؟
 - 10. بڑھیا کے ساتھ برسات کاسلوک کیساتھا؟

ایک مزے دار کہانی

خالی جگہ کو بیچے لفظ سے بھریے۔

- 1. أخصين دنولاور برسات مين جھگڑا ہوا۔
- 2. باجرے کا بن رہا ہے، رس کی یک رہی ہے۔
- میال جاڑے اپنی تعریفیں سن سن کرنہ ساتے تھے۔
- 4. نانی جان! خداتمهارا بھلاکرے تم نے آجرکھ لی۔
 - 5.برس رہا ہے۔

ینچے لکھے ہوئے لفظول کواپنے جملوں میں استعمال سیجیے۔

ى نەآ دم زاد ملہار

بيابال

تصفيه

صلاح

ینچے لکھے ہوئے واحداور جمع کوالگ الگ کر کے کھیے۔

بہاوٹ فاصلہ

بُوڑ یا<u>ں</u>

فكفيال

اشرفي

تعريف

٤٠

محاوروں کوجملوں میں استعمال تیجیے۔

محاور بے

تقرتقر كانبينا : بهت زياده ڈرنا، ڈرجانا

پھولے نہ سانا : بہت خوش ہونا

نهال ہونا : بہت خوش ہونا،سرشار ہونا

جى بيزار ہونا : اكتا جانا

آگ بگوله بونا : بهت زیاده غصّه بونا

ا پنی زبان

كليجه دملنا : بهت زياده خوف كهانا

ياؤل حياليا : حيا يلوسي كرنا

عملی کام

🔾 ہندستانی موسم، جاڑا، گرمی اور برسات کی خوبیاں بیان سیجیے۔

🔾 ملیده کس موسم میں بنایا جاتا ہے۔ اپنی والدہ سے بنوا کر کھائیے۔

پڑھے اور جھیے ۔

سورج نکل رہاہے

اکبرابھی ناشتہ کررہاہے

او پر کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ سے پیتہ چلتا ہے کہ کام شروع تو ہوالیکن ابھی ختم نہیں ہوا- انھیں حال نا تمام کہتے ہیں۔

جاند نکل آیا ہے

وہ اسکول جا <u>چکی</u> ہے

اوپر کے جملوں میں خط کشیدہ افعال سے پیۃ چلتا ہے کہ کام ختم ہو چکا ہے انھیں حال تمام کہتے ہیں۔

غور کرنے کی بات

مرزا فرحت الله بیگ اس کہانی کے مصنف ہیں۔ وہ اردو کے ممتاز نثر نگار تھے۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں دِ تی کی بول چال کی زبان اس خوب صورتی سے لکھتے ہیں کہ پڑھنے والوں کو مزہ آتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی پچھ پچھ ہمارے سامنے بیٹھا مزے دار کہانی سنا رہا ہو۔ انھوں نے اس کہانی میں جاڑا، گرمی اور برسات کی اچھائیوں اور برائیوں کو اپنے مخصوص دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔

ایک مزے دار کہانی

ہندستان میں نین موسم ہوتے ہیں: موسم سرما، گرما اور برسات۔اس کے علاوہ ایک اور موسم بھی کی ملکوں میں ہوتا ہے جے موسم بہار کہتے ہیں۔ ان موسموں کی اپنی اپنی خوبیاں اور کمیاں ہیں۔ ہرموسم میں اللہ تعالی نے مختلف پھول، پھل اور سبزیاں انسان کے لیے پیدا کیں۔ برسات کے موسم کا خاص طور پر کسان بڑا استعال کرتے ہیں۔اس موسم میں کئی تہوار بھی ہوتے ہیں۔ باغوں میں جھولے پڑجاتے ہیں۔مہار اور گیت گائے جاتے ہیں۔

